اعلیٰ حضرت کی عبادت وریاضت

21-June-2018
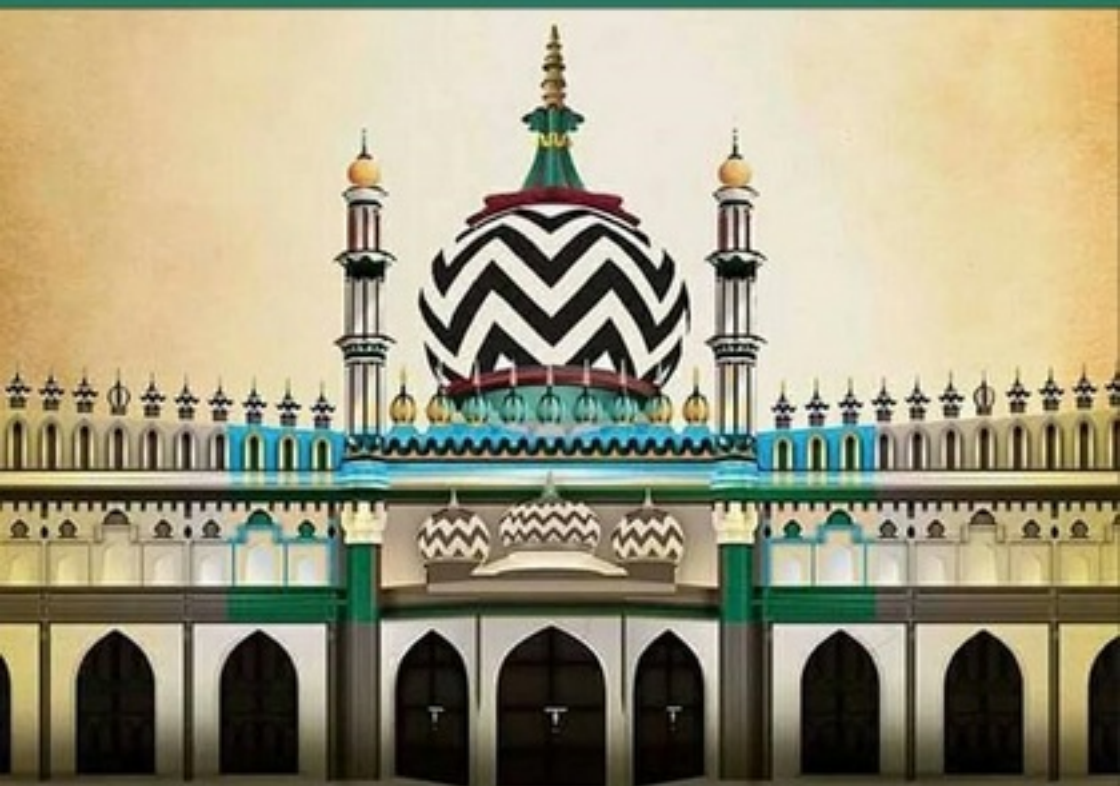
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: "اَسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ وَ تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا یعنی اہلِ مَحَبَّت کا دُرُود میں خُود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں جبکہ دوسروں کا دُرُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔" (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص ۱۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَوّالُ الْمُکَرَّم کا بابَرکت مہینا جاری وساری ہے۔ یہ وہ مُبارَک مہینا ہے جس میں دُنیائے سُنّیت کے عظیم پیشوا، امامِ اہلسُنَّت، مجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، اعلیٰ حضرت، الشاہ، الحافظ، الحاج امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس دُنیا میں جلوہ گر ہوئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسعادت بریلی شریف (یوپی، ہند) کے مَحلّہ جسولی میں 10 شوّالُ المُکرّم 1272 ہجری بروز ہفتہ بوَقْتِ ظُہر بمُطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۵۸) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے، آپ کی والدہ ماجدہ مَحبّت میں "اَمَّن میاں" فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے دار "احمد میاں" کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ

کے جدِّ اَمجد (داداجان) نے آپ کا اسم شریف "احمد رضا" رکھا۔ اور آپ کا تاریخی نام "المختار" ہے (جبکہ کُنیت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے "عَبْدُ الْمُصْطَفٰی" لکھا کرتے تھے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص21) چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خَوف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مصطفٰے"

تیرے لیے اَمان ہے، تیرے لیے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

چونکہ یہ ماہِ شَوَّالُ الْمُکَرَّم اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش کا مہینا ہے، لہٰذا اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ طیّبہ کے ایک گوشے یعنی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عِبادت و رِیاضت کے حوالے سے سُننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ آیئے! بیان کا آغاز ایک ایمان افروز حکایت سے کرتے ہیں۔ چُنانچہ

ٹرین رُکی رہی:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَولانا سیِّد ایوب علی رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بار پیلی بھیت سے بریلی شریف بذریعۂ رَیل (ٹرین) جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اِسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو مِنٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرب کا وَقت ہو چکا تھا، آپ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اِقامت فرما کر گاڑی کے اَندر ہی نیّت باندھ لی، غالباً 5 اَفراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِقتِدا میں نمازِ باجماعت کیلئے شَریک ہوئے، اُن میں مَیں بھی تھا، لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر ایک غیر مُسلِم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہِلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، لائن کلیر تھی اور گاڑی چُھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی

اور حُضُور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باطمینانِ تمام، بِلا کسی اِضطِراب یعنی بغیر کسی پریشانی کے سکون کے ساتھ تینوں فَرض رَکعتیں اَدا کیں اور جس وَقْت دائیں جانب سلام پھیرا تو گاڑی بھی چل دی۔ مُقتَدِیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ نکل گیا۔ اِس کرامت میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی، ایسا نہ تھا بلکہ نماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقْت میں گارڈ کو کیا خبر ہوسکتی تھی کہ ایک اللہ پاک کا محبوب بندہ فریضۂ نماز گاڑی میں اَدا کر رہا ہے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۱۸۹، از تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ مغرب باجماعت اَدا کرنا تھی، اس لئے 5 اَفراد کی اِمامت میں نماز شُروع فرمادی، حالانکہ ٹرین اتنی دیر کو نہ رُکتی تھی کہ اطمینان وسُکون کے ساتھ نماز ادا کرلی جاتی اور ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی دیر بعد گارڈ بھی روانگی کیلئے ہَری جھنڈی دکھارہا تھا، مگر جب تک امامِ اہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مَصروف رہے ٹرین نہ چلی اور جیسے ہی سلام پھیرا، ٹرین بھی فوراً چل پڑی۔ اس حکایت سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت ثابت ہوتی ہے، وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت سے مَحَبَّت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، رسولِ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے اور پکے عاشق تھے، اسی لیے سَفَر وحَضَر میں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کو جَماعت کے ساتھ ہی اَدا فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: **مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی پَنْج وَقتہ جَماعت سے نماز پڑھی۔** (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سفر میں بھی ہمیشہ

جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب تک کوئی شرعی عذر نہ ہو، مسجد کی جماعت واجب ہے، آیئے! نمازِ باجماعت کے متعلق نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چار فرامین سنئے اور اے عاشقانِ رضا!، ذہن بنایئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نمازِ باجماعت کا اہتمام کرنا ہے۔

1) سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم ۶۴۵، ج ۱، ص ۲۳۲)

2) شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے کامل وضو کیا اور کسی فرض نَماز کی ادائیگی کے لئے چلا اور نَماز باجماعت ادا کی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔
(الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی المشی الی المساجد، رقم ۶، ج ۱، ص ۱۳۰)

3) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''اللہ پاک باجماعت نَماز پڑھنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔''
(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، رقم ۵۱۱۲، ج ۲، ص ۳۰۹)

4) خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جو اللہ پاک کی رضا کے لئے چالیس دن باجماعت تکبیر اولی کے ساتھ نَماز پڑھے گا اس کے لئے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک جہنم سے دوسری نفاق سے۔''
(سنن ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی، رقم ۲۴۱، ج ۱، ص ۲۷۴)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باون (52) برس کی عمر میں جب دوسری بار سَفَرِ حج کے لیے روانہ ہوئے، مَناسکِ حج اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے عَلِیْل (بیمار) ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحبِ فراش یعنی بیماری کی وجہ سے بستر پر ہی رہے، جب کچھ رُو بہ صحّت (تندرست) ہوئے تو زیارتِ روضۂ اَنور کے لیے کمربستہ یعنی تیار ہوئے اور "جدّہ شریف" سے ہوتے ہوئے بذریعہ کَشتی تین (3) دن کے بعد "رابغ" پہنچے، اور وہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سُواری کی، اسی راستے میں جب "بیرِ شیخ" پہنچے تو منزل قریب تھی لیکن فَجْر کا وَقْت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اُونٹ والوں نے منزل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن تب تک نمازِ فَجْر کا وَقْت نہ رہتا، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہ صُورتِ حال دیکھ کر) میں اور میرے رُفقا (یعنی ساتھی) اُتر پڑے، قافِلہ چلا گیا۔ کِرْمِچ کا (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا) ڈول پاس تھا۔ رَسی نہیں اور کُنواں گہرا، عِمامے باندھ کر پانی بھرا (اور) وُضو کیا۔ بِحَمْدِ اللّٰہ تَعَالٰی نماز ہوگئی۔ اب یہ فکر لاحِق ہوئی کہ طولِ مَرَض (طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ) سے ضُعْفِ شدید (کمزوری بہت) ہے، اتنے مِیل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہوگا؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک جَمَّال (اُونٹ والا) مَحْض اَجْنَبی اپنا اُونٹ لیے میرے اِنتظار میں کھڑا ہے، حمدِ الٰہی بجالایا اور اُس پر سُوار ہوا۔ اس سے لوگوں نے پُوچھا کہ تم یہ اُونٹ کیسے لائے؟ کہا: ہمیں شیخ حسین نے تاکید کر دی تھی کہ شیخ (اعلیٰ حضرت) کی خدمت میں کمی نہ کرنا، کچھ دُور آگے چلے تھے کہ میرا اپنا جَمَّال (اُونٹ والا) اُونٹ لیے کھڑا ہے۔ اُس سے پُوچھا، کہا: جب قافلے کے جَمَّال نہ ٹھہرے، میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہوگی، قافلہ میں سے اُونٹ کھول کر واپس لایا۔ یہ سب میری سرکارِ کرم کی وَصِیَّتیں

تھیں "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی عِتْرَتِہٖ قَدْرَ رَأْفَتِہٖ وَرَحْمَتِہٖ ورنہ کہاں یہ فقیر اور کہاں سردارِ رابغ، شیخ حسین، جن سے جان نہ پہچان اور کہاں وَحشی مزاج جَمَّال (اُونٹوں والے) اور ان کی یہ خارِقُ العَادات رَوِشیں (یعنی خلافِ معمول طرزِ عمل)!۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شَوقِ عِبادت دیکھا کہ مہینوں کی طویل عَلالت، شدید کمزوری ونَقاہت کے باوُجود ہر طرح کی تکالیف سے بے پرواہو کر قافِلے کا ساتھ تو چھوڑ دیا، مگر "اَفْضَلُ الْعِبَادَات" (سب سے افضل عبادت) نماز کو چھوڑنا گوارانہ کِیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جب بھی قِیام پر قُدرت ہوتی تو کھڑے کھڑے نماز اَدا فرماتے، بدن میں طاقت نہ ہوتی تو عَصا کے سہارے قِیام اور رُکوع و سُجود فرماتے، جب ضُعف (کمزوری) حد سے بڑھی اور مَرَض نے شدّت اختیار کی تو نفس پر ہر طرح کی تکلیف و مَشَقّت برداشت کرتے ہوئے بھی رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو اَدا فرمایا۔ اللہ پاک اوراس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات پر عمل کرنا اور اُمّتِ مُسلِمہ کو ان پر عمل کا دَرْس دینا، یہ ایسے کام ہیں جو سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت و کردار کا حصّہ تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کی عبادت کرنا ہماری زندگی کا مقصد اورایک عظیم کام ہے۔ یقیناً جس طرح نماز وروزہ، حج وزکوۃ یہ سب کام اللہ پاک کی عِبادت ہیں، اسی طرح ہر وہ کام کہ جس میں اللہ کریم کی رِضا و خُوشنودی مقصود ہو وہ بھی عِبادت کے مفہوم میں شامِل ہو گا۔ لہٰذا اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ غریبوں کی مَدد کرنا، ناداروں کے کام بنانا، اَہل وعِیال کے لیے رِزْقِ حَلال کمانا، لوگوں کے دلوں میں خوشی داخِل کرنا، نیکی کی دَعوت دینا اور بُرائی سے روکنا، علمِ دین سکھانا، لوگوں کے

دلوں میں عشقِ مصطفٰے کے چَراغ رَوشن کرنا، حمایتِ دین میں قلم چلانا، خَوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں آنسو بہانا وغیرہ بھی عِبادت کے مفہوم میں شامِل ہیں اور ان پر اللہ پاک کے فَضل وکَرَم سے اَجر وثَواب بھی ملے گا۔

اس طرح دیکھا جائے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شَب وروز عِبادت میں ہی بسر ہوتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہر ہر لمحہ علمِ دین پھیلانے، لوگوں میں اَدبِ مُصطفٰے کے دِیے جَلانے، دوسروں کی خَیر خَواہی یعنی بھلا چاہنے اور ہر حوالے سے مُتَعَلِّقِیْن و مُحِبِّیْن کی تَرْبِیَت فرمانے میں گُزرا کرتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فِراقِ مصطفٰے میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ گستاخانِ رسول کی گُستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِمایت میں ان کا رَدّ کرتے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہ بس ایک جاں دوجہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی اِمداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخِری وَقت بھی عزیز واَقارِب کو وَصیَّت کی کہ غُرَباء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھّے اچھّے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلَق (بالکل بھی) نہ جِھڑکنا۔

اَکْثَر اَوْقات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصنیف و تالیف میں مَشْغُول رہتے۔ پانچوں نمازوں کے

وَقْت مسجِد میں حاضِر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت اَدا فرمایا کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ محفلِ مِیلاد شریف میں ذِکرِ وِلادت شریف کے وَقْت صَلٰوۃ وسَلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخِر تک اَدَباً دو زانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دو زانو ہی مِنبر شریف پر رہتے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۹۸)

اے کاش! ہمیں بھی تِلاوت قرآنِ پاک کرتے یا سُنتے وَقْت نیز اجتماعِ ذِکر و نعت، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مُذاکروں، درس و مَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دو زانو بیٹھنے کی سعادت مِل جائے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں سیرت و کردار میں باکمال تھے، وہیں صُورت میں بھی بے مثال تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قد (مُبارَک) اَوسط (درمیانہ)، پیشانی (مُبارَک) چوڑی، آنکھیں بڑی، (بینی شریف یعنی) ناک لمبی (اور) کھڑی، چہرہ لمبا، رنگ (مُبارَک) گَنْدُمی (اور) ملیح، شگفتہ (اس طرح کہ) جلال و جَمال کی کھلی ہوئی تفسیر، ہاتھوں کی انگلیاں لمبی، بھنویں گھنی، گردَن اونچی، (سَر انور کے) بال لمبے جو کان کی لَو تک رہتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِفْظِ قرآن کیوں اور کیسے:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیِّد ایُّوب علی رَضَوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دِیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لَقَب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسی روز سے (قرآنِ پاک کا) دَور شُروع کر دیا، جس کا وَقْت غالِباً عشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جَماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لیا کرتے

تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ اُن بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلط ثابِت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۸ از تذکرۂ امام احمد رضا، ص۶)

اپنی تعریف سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعہ سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حافظے کا کمال معلوم ہوا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دوسروں کی زبان سے اپنے لیے ایسے اَوْصاف سُننا جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں نہ پائے جاتے ہوں کس قَدَر ناپسند تھا۔ اسی طرح کا واقِعہ کروڑوں حَنَفیوں کے امام، حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ بھی پیش آیا،

امامِ اعظم کا تقویٰ:

وہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہلے آدھی رات عِبادت کِیا کرتے تھے۔ ایک دن راستے سے گزر رہے تھے کہ کسی کو یہ کہتے سنا کہ یہ ساری رات عِبادت میں گزارتے ہیں۔ پھر اس کے بعد سے پوری رات عِبادت کرنے لگے اور فرماتے: "مجھے اللہ پاک سے حَیا آتی ہے کہ میرے بارے میں اس کی عِبادت کے مُتَعَلِّق ایسی بات کہی جائے جو مجھ میں نہ ہو۔

(تاریخِ بغداد، النعمان بن ثابت: ۷۲۹۷، ج ۱۳، ص ۳۵۳، ۳۵۴۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اُن کے مَظْہَرِ اَتَمّ الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اپنی جھوٹی تعریف سے بچنے کا جذبہ صَد کروڑ مَرحَبا! اے کاش ہم بھی اپنی جُھوٹی سچی تعریف پر پُھولے نہ سَمانے کے بجائے اپنے کردار میں مزید نِکھار پیدا کرنے کی کوشش کِیا کریں۔ یاد رکھئے! اپنی جُھوٹی تعریف پر خُوش ہونا شَرعاً جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: اگر (کوئی) اپنی جُھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فَضائِل سے اُس کی ثَناء (یعنی تعریف) کریں جو اُس میں نہیں جب تو صریح حرامِ قَطعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۲۱/۵۹۷) اس لیے کسی کو اپنی جھوٹی تعریف کرنے ہی نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ اگر کوئی ہماری ایسے اَوصاف سے تعریف کرے جو ہم میں پائے جاتے ہوں، تب بھی ایسے شَخْص کی ہاتھوں ہاتھ اِصْلاح کرنے کی ترکیب کر لی جائے اور اُسے تعریف کرنے سے باز رہنے کی تَلْقِین کی جائے۔ قرآن وحدیث کی مُقدّس تعلیم سے پتا چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خُوش ہو کر پُھول جانے والا آدمی اللہ پاک اوراس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بے حد ناپسند ہے اوراس قسم کے مَردوں اور عورتوں کے اِرد گرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اِکٹھا ہو جاتا ہے اور یہ خُود غَرض لوگ تعریفوں کے پُل باندھ کر آدمی کو بے وَقُوف بناتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنے مطلب پورے کرتے اور بیوقوف بنانے کی داستان بَیان کرکے دوسروں کو ہنسنے ہنسانے کا مَوقع فَراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہر کسی کو چاپلوسی کرنے والوں اور مُنہ پر تعریف کرنے والوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ہرگز ہرگز اپنی تعریف سُن کر خُوش نہ ہونا چاہیے۔

اپنی تعریف سُن کر کیا کریں؟

حدیثِ پاک میں ہے: ”مدّاحوں کے مُنہ میں خاک جھونک دو“ (صحیح مسلم"، کتاب الزھد والرقائق، باب النھي عن المدح... إلخ، الحدیث: ۳۰۰۲، ص ۱۶۰۰) اس حدیثِ پاک سے یہ مَدَنی پُھول ملا کہ اپنی تعریف پر پُھولے نہیں سمانا چاہیے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب کوئی ہماری (سچی) تَعرِیف کرے تو اسے نَرمی سے مَنْع کر دیں، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پُھولنے کے بجائے دل میں داخِل ہونے والی خُوشی کے بارے میں اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں کہ ربِّ کریم نے مَحْض اپنے کرم سے میرے گُناہوں پر پردہ ڈال کر میری عِبادتوں کو لوگوں پر ظاہِر فرما دیا ہے۔ اوراس سے بڑا احسان اور کیا ہو گا کہ اللہ پاک

خُود اپنے بندے کے گُناہوں کو چُھپا کر اس کی عِبادت کو ظاہر کر دے۔

تعلیمِ علمِ دین کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اہلسُنَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں نماز و تلاوت سے مَحبَّت فرماتے تھے وہیں نفلی عبادات سے اَفْضَل عمل یعنی دن رات اِشاعتِ علمِ دین میں بھی مشغول رہا کرتے۔ کیونکہ گھڑی بھر علمِ دین کے مسائل میں مُذاکَرہ اور گُفتگُو کرنا ساری رات عِبادت کرنے سے اَفْضَل ہے۔ آیئے! علمِ دین کے فضائل پر مشتمل چند فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن کر امامِ اہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی مشاغل بھی سُنتے ہیں۔

1) مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یَمَن بھیجا تو اِرشاد فرمایا: اللہ پاک تیرے ذریعے کسی ایک کو ہِدایت دیدے تو یہ تیرے لیے دُنیا وَمَافِیْھَا (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔(الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللّٰہ، الجزء العاشر، استعنت باللہ، الحدیث:۱۳۷۵، ص۴۸۴)

2) جس نے عِلم کا ایک باب سیکھا کہ لوگوں کو سکھائے تو اسے 70 صِدِّیقِیْن کا ثَواب دیا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم.....الخ، الحدیث:۱۱۹، ج۱، ص۶۸)

3) مُسلمان بھائی کو اس سے زیادہ اَفْضَل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچا دے۔(جامع بیان العلم و فضلہ، باب دعاء رسول اللّٰہ لمستمع العلم و حافظہ و مبلغہ، الحدیث:۱۸۵، ص۶۲)

4) اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے دِین کی سمجھ بُوجھ عَطا فرماتا ہے۔(بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل: ۱/۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ علمِ دین سکھانے کے کس قدر ذوق اَفزا فضائل ہیں۔ان فضائل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اگر اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی سیرتِ طیّبہ پر نظر ڈالی جائے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے حصّے میں ثوابِ عظیم کا کتنا ذخیرہ ہوگا۔آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ساری زِندگی علمِ دین کے بارے میں لکھنے لکھانے، علمِ دین پھیلانے اور لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا سامان پہنچانے میں بَسر ہوئی۔آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ علمِ دین کے کثیر کاموں میں مَصروفیّت کے ساتھ ساتھ اِسۡتِفۡتَاء(فتاوی)کے جوابات دینے کا کام بھی کرتے اور یہ کام دس(10)ماہر مُفتیوں کے کام سے بھی زِیادہ ہوتا۔کیونکہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس دنیا کے مُختلف شہروں اور ملکوں جیسے ہند، بنگلہ دیش، موجودہ پاکستان، چین،افغانستان، امریکہ، افریقہ حتّٰی کہ حَرَمَیۡنِ شَرِیۡفَیۡن مُحۡتَرَمَیۡن سے بھی اِسۡتِفۡتَا آتے اور بسااَوقات تو ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو(500)اِسۡتِفۡتَاء جَمۡع ہوجاتے ۔ (فتاویٰ رضویہ:۹/۴۹ملخصًا)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فتویٰ نویسی میں کس قَدَر مشغول رہتے اور اس مصروفیَّت کی وجہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا فنِ اِفتاء میں کامل مہارت رکھنا تھا۔یہی وجہ ہے کہ عَوام تو عوام بڑے بڑے عُلمائے کِرام اور مُفتیانِ عُظّام بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی طرف رُجوع کرتے۔میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔یُوں تو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے1286ھ سے1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس!سب نَقۡل نہ کیے جاسکے، جو نَقۡل کرلیے گئے تھے اُن کا مجموعہ "فتاویٰ رَضَویّہ" کے نام سے مشہور ہے۔فتاوٰی رَضَویّہ کی 30 جلدیں ہیں، جن کے کل صَفۡحات:21656، کل سُوالات وجوابات:6847اور کل رسائل:206ہیں۔(فتاوی

رضویہ:۳۰/۱۰) قرآن، حدیث، فِقہ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وُسعتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ کے مُطالَعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہر فتوے میں دلائل کا سمُندر موج زَن ہے اور واقعی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فتاویٰ قرآن، حدیث، اِجماع اور فُقَہائے کِرام کے جُزئیات (جُز۔ئی۔یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِین گلدستہ ہے جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب و فِکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکاتا رہے گا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پر انوار میں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دَرَجاتِ رَفیعہ (بُلند دَرَجوں) میں مزید بُلندی کا سبب بنتا رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مالا مال ہونے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "یومِ تعطیل اِعتکاف" بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے عَلاقوں اور اَطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یومِ تعطیل اِعتکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆یومِ تعطیل اِعتکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یومِ تعطیل اِعتکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا ☆یومِ تعطیل اِعتکاف کی بَرَکت سے مسجد سے مَحبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ

وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُوسَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمدورَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10، سُورۂ توبہ آیت نمبر 18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۲۸۰/۴، حدیث: ۲۶۲۶)

اللہ پاک ہمیں بھی مسجدیں آباد کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔

نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لیے **اچھی صحبت** بہت ضروری ہے ورنہ بسااوقات اِنسان نیکیوں کے فضائل پڑھ یا سُن کر اپنا ذہن تو بنالیتا ہے کہ اب مجھے اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی، بس اب نیکیوں سے ہی دِل لگانا ہے مگر بُری صحبت آڑے آجاتی ہے، جو نیکیوں پر اِستقامت ملنے میں رُکاوٹ بنتی ہے۔ بسااوقات **نہ کرنے والے کام** اِنسان کا وقت برباد کرنے کے ساتھ ساتھ بہت ساری نیکیوں سے بھی محروم کردیتے ہیں:

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی پتنگ بازی کے شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرِفْتار تھے۔ رَمضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشَرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہوگئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس

کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ایک بار اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمہ وَقْت دینی کاموں میں مشغول رہنے کے باوُجُود انتہائی کم غذا اِسْتِعْمال فرمایا کرتے۔آپ کی عام غِذا چکّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا۔آخِرِ عُمر میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ سُوجی کا تناوُل فرماتے تھے۔کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۳)اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں تو یہ غِذا اور بھی کم ہو جاتی تھی۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرتِ مَوْلانا محمد حُسین مِیرَٹھی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ المبارک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کیا۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا:"جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں، مگر (دینی مشاغِل کے باعِث) فُرصت نہیں ملتی۔" آخِر 26 رَمَضانُ المُبارَک کو فرمایا:" آج سے میں بھی مُعْتَکِف ہی ہو جاؤں۔"حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیرَٹھی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:"شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ توافطار فرمالیتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔سَحَر کو (سَحَری کے وَقْت) صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔" ایک دن میں نے دریافْت کیا:"حضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ

؟" فرمایا: "نمک سے کھانا شُروع کرنا اور نمک ہی پر خَتْم کرنا سُنّت ہے، اِس لیے چٹنی آتی ہے۔"

(ماخوذ از فیضانِ اعلیٰ حضرت: ص ۱۱۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخر نمک استِعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخِر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

(فیضانِ سنّت، ص:658)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنی کم غذا کھانے کے باوُجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسْنَیْن رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزے کی قضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمضان) مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے بَاِصرار عَرض بھی کیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اَرْشاد فرمایا: مَریض ہوں تو عِلاج نہ کروں ؟ لوگ تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ اَرْشاد فرمایا: اِکْسِیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بتایا ہوا ہے۔ اِرْشاد فرماتے ہیں: صُوْمُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو تَنْدُرُسْت ہو جاؤ گے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۱۲، ج ۶، ص ۱۴۶ و ۱۴۷)

اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اُن اَوْلیائے کامِلین میں سے تھے جن کے قُلوب پر فرائضِ الٰہیہ کی عَظمت چھائی رہتی ہے، چنانچہ جب 1339 ہجری کا ماہِ رَمضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل

عَلالت و ضُعفِ فَراواں (شدید کمزوری) کے باعث اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہٰذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا اِستطاعت کی وجہ سے فَرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص133)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتنی کم غِذا اِستعمال فرماتے! کاش ہماری بھی ڈَٹ کر کھانے کی عادت نکل جائے اور قفلِ مدینہ لگانے کی عادت بن جائے۔ اس کے عِلاوہ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَرض عِبادات کو بجالانے میں اس قَدَر مُحتاط تھے کہ 7 سال کی عُمرِ مُبارک سے ہی روزوں کا اہتِمام شُروع فرمادیا اور اَخیرِ عمر تک نہ تو کوئی روزہ چھوڑا اور نہ ہی قضا کرنے کی حاجت پیش آئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشرے میں لوگ رَمَضان کے روزے چھوڑنے کے لیے بے شُمار جَتَن کرتے ہیں، بہانے بناتے اور کسی عُذرِ مُعْتَبَر کے بِغیر روزے چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! سَر دَرْد، مَتلی، ہلکا بُخار، کھانسی اور دیگر چھوٹی چھوٹی بیماریوں کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگرچہ بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سَبَب رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعاف نہیں ہوجاتا بلکہ وہ مجبوری خَتم ہوجانے کے بعد اس کی قَضاء رکھنا فَرض ہے۔ البتّہ قَضاء کا گُناہ نہیں ہوگا۔ مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی نَزلہ، بُخار یا دَرْدِ سَر کی وجہ سے لوگ روزہ تَرک کر دیا کرتے ہیں یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کسی صحیح شَرعی مجبوری کے بِغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عُمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چند روز قبل ہی رَمَضانُ الْمُبارَک کا مُقدَّس مہینا اپنی خُوشبوئیں لُٹاتا، اَنوار کی بارش برساتا، ہم عاصیوں کے دلوں کو جگمگاتا اور ہماری بخشش کا سامان بناتا ہوا گُزر گیا، ممکن ہے کسی اسلامی بھائی نے مَحض سُستی اور غفلت کے وجہ سے رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے چھوڑ دیئے ہوں، ان کی بارگاہ میں دَست بَستہ مَدنی التجا ہے کہ اپنی آخِرت کی فِکْر کرتے ہوئے اور غَضَبِ الٰہی سے ڈرتے ہوئے آج تک جتنے روزے توڑے یا چھوڑے ان کی تَوبہ کرتے ہوئے شرعی رہنمائی لے کر کَفّارہ بنتا ہے تو کفّارہ بھی اَدا کیجئے اور ان روزوں کی قَضا بھی کر لیجئے۔ روزوں کی قضا، کفّارے کے احکام اور کفّارہ دینے کا طریقہ جاننے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "فَیضانِ سُنَّت" صفحہ 1081 تا 1088 کا مُطالَعہ کیجئے۔ بلکہ کوشش فرما کر اَوّل تا آخِر پُوری کتاب ہی پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی تَوفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "دعوتِ اسلامی" خدمتِ دین کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کا کام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ" بھی ہے جس نے اصلاحِ اُمت کے جذبے کے تحت خالِص عِلمی تحقیقی اور اِشاعَتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے، مثلاً قرآن وحدیث کی اہم معلومات لوگوں تک پہنچانا، عوام کی آسانی اور فائدے کے لئے بُزرگانِ دین کی عربی کتب کو آسان اردو ترجمے کے ساتھ پیش کرنا، درسِ نظامی یعنی عالم کورس کے طلبہ کیلئے درسی کتابوں کی مشکلات کو حل کرنا، صحابہ واہلِ بیتِ کرام اور اولیائے عظام کی سیرتِ مبارکہ پر کتب و رسائل لکھنا المدینۃ العلمیہ کے تحریری کارناموں

میں شامل ہے۔ **المدینۃ العلمیہ** کی انہی کوششوں کو سراہتے ہوئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک موقع پر فرمایا: **پہلے بیان تیار کرنا کس قدر دشوار تھا اس کا مجھے تجربہ ہے، اب تو المدینۃ العلمیہ نے اپنی کتابوں میں مبلغین کو بہت سارا مواد دے دیا ہے۔ آپ حضرات بھی المدینۃ العلمیہ کی تمام کتب پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔**" اس کے علاوہ مُلک و بیرونِ ملک سے وقتاً فوقتاً آنے والے عُلما و مُفتیانِ کرام بھی **المدینۃ العلمیہ** کے تحریری کام سے خوش ہو کر ڈھیروں دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اللہ کریم "**المدینۃ العلمیۃ**" کو مزید ترقیوں سے سرفراز فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مطالعہ کرنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) **بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے۔** (بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعلم، ۱/۴۱، حدیث: ۶۷)۔ (2) **دنیا ملعون ہے اور اللہ پاک کے ذکر، اس کے ولی یعنی دوست اور دینی علم پڑھنے اور پڑھانے والے کے سوا اس کی ہر چیز بھی ملعون ہے۔** (ترمذی، کتاب الزھد، ۴/۱۴۴، حدیث: ۲۳۲۹) ☆ **مطالعہ ایمان کی مضبوطی و پختگی کا باعث ہے۔** (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص۱۶) ☆ **مطالعہ سے علم بڑھتا ہے۔** (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص۱۷) ☆ **مطالعہ حصول معرفت کا ذریعہ ہے۔** (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۸) ☆ **مطالعہ سے کائنات میں غور و فکر کرنے کا ذہن بنتا ہے۔** (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۸) ☆ **مطالعہ سے عقل و شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔** (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۹) ☆ **مطالعہ انسان کی دینی و دنیاوی دونوں ترقیوں کا سبب بنتا ہے۔** (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۹) ☆ **مطالعہ طبیعت میں نشاط، نگاہوں میں تیزی اور ذہن و دماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔** (مطالعہ کیا، کیوں

اور کیسے ؟، ص۱۹ ملخصًا)☆

اعلان:

مطالعہ کرنے کے بارے میں بقیہ اہم مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

پڑھتا ہے۔[5]

﴾6﴿ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[6]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[8]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم

5…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

7…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

8…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 21 جون 2018ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

☆مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

ایسی کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہے جو ایمان کے لئے زہر قاتل، حیاء سوز اور اخلاق باختہ ہوں۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۲۹) ☆اپنے اکابر کے حالات جاننے اور ان کے افعالِ حسنہ کو اپنانے کے لئے ان کے احوال و کوائف پر مشتمل کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۳۳) ☆امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم و مطالعہ تزکیہ نفس اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۳۲) ☆قوت حافظہ کے لئے جہاں اور دوائیں استعمال اور وظائف کئے جاتے ہیں وہیں ایک دوا مطالعہ بھی ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۳۶) ☆کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وقت ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مطالعہ کر لیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی میسر رہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۳۶) ☆مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کر لیا جائے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص112) ☆اپنا اِحتِساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں ۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص112) ☆کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کر کے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔(مطالعہ

کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص117) ☆جو مطالعہ کریں اُسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بیان کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ طویل مدت تک ہمارے دماغ میں محفوظ رہے گا۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص112) ☆جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتے رہیئے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص112) ☆ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں علمِ دین کے رنگ برنگے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں ان مدنی مذاکروں کی برکت سے اپنے علم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مطالعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص115)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆ گھر سے نکلتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق " گھر سے نکلتے وقت کی دعا " یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ : اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور نہ قوت ہے (نیکیاں کرنے کی)

﴿ابوداؤد شریف، کتاب الادب، باب مایقولنا ذا خرج من بیتہ، الجلد الرابع، ص: 420، حدیث: 5095﴾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، الحدیث : ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فلاں فلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان

پڑھا"یا" پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟(15) فکرِ مدینہ کی؟(16)صلوۃُ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30)نامحرم رشتے داروں/ نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

لکھ کر گفتگو12 مرتبہ ۞ اشارے سے گفتگو12 مرتبہ ۞ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ ۞ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک !جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد